فَاسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کیا بچھو اور سانپ کی خرید وفروخت جائز ہے؟

جواب: بچھو اور سانپ کی خرید وفروخت حرام اور باطل ہے، کیونکہ ان میں کوئی منفعت نہیں۔ بعض کفار بچھو اور سانپ کے زہر سے مختلف امراض کی ادویات تیار کرتے ہیں، ان ادویات کو استعمال کرنا جائز نہیں، کیونکہ زہر حرام ہے اور حرام میں شفا نہیں۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ إِذَا حَرَّمَ عَلٰى قَوْمٍ أَكْلَ شَيْءٍ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ ثَمَنَهٗ .

''اللہ کسی قوم پر کوئی چیز کھانا حرام کرتا ہے، تو اس کی کمائی بھی حرام کر دیتا ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 247/1، سنن أبي داود : 3488، وسندهٗ حسنٌ)

❀ علامہ کرخی حنفی رحمہ اللہ (۳۴۰ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّ بَيْعَ هَوَامِّ الْأَرْضِ لَا يَجُوزُ، وَمِنْهَا الْحَيَّاتُ، وَالْعَقَارِبُ .

''فقہا کا اجماع ہے کہ زہریلے حشرات کی تجارت جائز نہیں، مثلاً سانپ اور بچھو۔''

(البِناية شرح الهداية للعيني : 162/8، تبيين الحقائق للزّيلعي : 49/4)

❀ علمائے احناف کا متفقہ فتویٰ ہے:

لَا يَجُوزُ بَيْعُ هَوَامِّ الْأَرْضِ كَالْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَالْوَزَغِ وَمَا

أَشْبَهَ ذٰلِكَ .

''زہریلے حشرات مثلاً سانپ، بچھو اور چھپکلی وغیرہ کی تجارت جائز نہیں۔''

(فتاویٰ عالمگیری : 3/114)

(سوال): کیا غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

(جواب): غیبت سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اس بارے میں تمام روایات ضعیف وغیر ثابت ہیں، بعض اہل علم کی شاذ رائے بھی ہے۔

❀ علامہ ابن مودود موصلی حنفی رحمہ اللہ (۶۸۳ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْعُلَمَاءَ أَجْمَعُوا عَلٰی أَنَّ الْغِيبَةَ لَا تُفْطِرُ، وَلَا اعْتِبَارَ بِالْحَدِيثِ فِي مُقَابَلَةِ الْإِجْمَاعِ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ غیبت سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اجماع کے مقابلہ میں (ضعیف) حدیث کا کوئی اعتبار نہیں۔''

(الاختيار لتعليل المختار : 1/133)

(سوال): اگر کوئی جان بوجھ کر نماز میں کھا پی لے، تو نماز کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر کوئی جان بوجھ کر نماز میں کھا پی لے، تو اس کی نماز باطل ہے، نماز کا اعادہ ضروری ہے۔

❀ امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلٰی أَنَّ مَنْ أَكَلَ وَشَرِبَ فِي صَلَاتِهِ الْفَرْضِ عَامِدًا أَنَّ عَلَيْهِ الْإِعَادَةَ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ جس نے فرض نماز میں جان بوجھ کر کھا پی لیا، اس پر

اعادہ ہے۔''

(الإجماع : 48)

سوال: نصر بن مزاحم ابوالفضل منقری کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: نصر بن مزاحم ابوالفضل کے بارے میں امام ابوحاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَاهِي الْحَدِيثِ، مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ، لَا يُكْتَبُ حَدِيثُهٗ .

''یہ حدیث میں کمزور اور متروک ہے، اس کی حدیث نہیں لکھی جائے گی۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 468/8)

- امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ''الضعفاء والمتروکون'' (۵۴۷) میں ذکر کیا ہے۔
- امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَامَّتُهَا غَيْرُ مَحْفُوظَةٌ .

''اس کی اکثر روایات غیر محفوظ (شاذ) ہیں۔''

(الكامل في ضعفاء الرِّجال : 286/8)

- امام صالح بن محمد جزرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰى عَنِ الضُّعَفَاءِ أَحَادِيثَ مَنَاكِيرَ .

''اس نے ضعیف راویوں سے منکر روایات بیان کی ہیں۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 382/15، وسندهٗ حسنٌ)

- امام ابراہیم بن یعقوب جوزجانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ زَائِغًا عَنِ الْحَقِّ مَائِلًا . ''یہ حق سے بھٹک چکا تھا۔''

(أحوال الرِّجال : 109)

✿ خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَرَادَ بِذٰلِكَ غُلُوَّهٗ فِي الرَّفْضِ .

''علامہ جرجانی رحمہ اللہ کی مراد نصر کا رفض میں غالی ہونا ہے۔''

(تاریخ بغداد : 382/15)

✿ امام بزار رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

نَصْرٌ لَمْ يَكُنْ بِالْقَوِيِّ، وَلَمْ يَكُنْ كَذَّابًا، وَلٰكِنَّهٗ يَتَشَيَّعُ .

''نصر قوی نہیں تھا، حدیث میں جھوٹا نہیں تھا، مگر شیعہ تھا۔''

(مسند البزّار [كشف الأستار]، تحت الحديث : 2364)

✿ حافظ عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ يَذْهَبُ إِلَى التَّشَيُّعِ وَفِي حَدِيثِهِ اضْطِرَابٌ وَخَطَأٌ كَثِيرٌ .

''شیعیت کی طرف مائل تھا، اس کی احادیث میں اضطراب اور بکثرت غلطیاں ہیں۔''

(الضّعفاء الكبير : 300/4)

✿ حافظ خلیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْحُفَّاظُ جِدًّا .

''اسے حفاظ حدیث نے سخت ضعیف قرار دیا ہے۔''

(الإرشاد : 572/2)

✿ نیز ''لین'' کہا ہے۔

(فوائد أبي يعلي الخليلي، ص 37)

✿ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''ثقات'' (۹/۲۱۵) میں ذکر کیا ہے۔

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَافِضِيٌّ جَلْدٌ، تَرَكُوهُ.

''یہ کٹر رافضی ہے، محدثین نے اسے ترک کر دیا تھا۔''

(میزان الاعتدال : 253/4)

❁ نیز ''متہم'' کہا ہے۔

(تنقیح التّحقیق :343/1)

❁ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے ''متروک'' کہا ہے۔

(مَجمع الزّوائد : 126/9)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَضْعَفُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ.

''ابوبکر ہذلی سے زیادہ ضعیف ہے۔''

(الدّراية :259/1)

سوال: کافر کی نماز جنازہ پڑھنا اوراس کے لیے دعائے مغفرت کرنا کیسا ہے؟

جواب: کافر کی نماز جنازہ پڑھنا یا اس کے لیے دعائے مغفرت کرنا حرام ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ﴾ (التّوبة : ٨٤)

''(اے نبی!) آپ ان کفار میں سے کسی کا ہرگز جنازہ نہ پڑھیں، نہ کسی کی قبر پر (دعا کیلئے) کھڑے ہوں۔ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا

ہے۔ یہ مرتے وقت فاسق (کافر) تھے۔''

۞ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الصَّلَاةُ عَلَى الْكَافِرِ وَالدُّعَاءُ لَهٗ بِالْمَغْفِرَةِ فَحَرَامٌ بِنَصِّ الْقُرْآنِ وَالْإِجْمَاعِ .

''کافر کی نماز جنازہ اور اس کے لیے مغفرت کی دعا حرام ہے، اس پر قرآن اور اجماع دلیل ہیں۔''

(المَجموع شرح المُهذّب : 144/5)

سوال: رکوع یا سجدہ رہ جائے یا اطمینان اور ٹھہراؤ کے ساتھ نہ کیا جائے، تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: رکوع یا سجدہ رہ جائے یا ان میں طمانیت نہ ہو، تو نماز نہیں۔

۞ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

رَأَى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوعَهٗ وَلَا سُجُودَهٗ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ قَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ : مَا صَلَّيْتَ؟ قَالَ : وَأَحْسِبُهٗ قَالَ : لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''آپ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز میں رکوع و سجود صحیح نہیں کر رہا تھا، جب اس نے نماز مکمل کی، تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا: یہ آپ نے کیسی نماز پڑھی ہے؟ مزید فرمایا: اگر آپ اسی حالت میں مر جاتے، تو محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر نہ مرتے۔''

(صحيح البخاري : 389)

❁ حجاج بن ایمن رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

رَآهُ ابْنُ عُمَرَ لَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَقَالَ: أَعِدْ.

''آپ رحمہ اللہ کو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دیکھا کہ آپ رکوع اور سجود ٹھہراؤ کے ساتھ نہیں کر رہے ہیں، تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دوبارہ نماز پڑھیے۔''

(صحيح البخاري: 3736)

❁ اس روایت کے تحت حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

فِي هٰذَا الْحَدِيثِ دَلِيلٌ عَلٰى بُطْلَانِ الصَّلَاةِ بِتَرْكِ إِتْمَامِ الرُّكُوعِ.

''یہ حدیث دلیل ہے کہ رکوع مکمل نہ ہونے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔''

(كشف المُشكل: 593/2)

سوال: کیا نماز مغرب اور نماز فجر میں قصر کر سکتے ہیں؟

جواب: نماز مغرب اور نماز فجر میں قصر نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر و حضر میں یہ دونوں نمازیں پوری پڑھتے رہے۔

❁ امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلٰى أَنْ لَا تُقْصَرَ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ، وَصَلَاةِ الصُّبْحِ.

''اہل علم کا اجماع ہے کہ (سفر میں) نماز مغرب اور نماز فجر کو قصر نہیں کیا جائے گا۔''

(الأوسط: 331/4)

سوال: جمعہ کی پہلی اذان کا کیا حکم ہے؟

جواب: جمعہ کی پہلی اذان سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے جاری کی تھی۔

(صحيح البخاري: 912)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا الْأَذَانُ لَمَّا سَنَّهُ عُثْمَانُ، وَاتَّفَقَ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ، صَارَ آذَانًا شَرْعِيًّا .

''جب اس (پہلی اذان) کو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے جاری کیا اور مسلمانوں نے اس (کے جواز) پر اتفاق کرلیا، تو یہ شرعی اذان بن گئی۔''

(الفتاوی الکبریٰ : 354/2، مجموع الفتاویٰ : 194/24، التّنبيه على مشكلات الهِداية لابن أبي العزّ : 975/2)

❁ علامہ کرمانی رحمہ اللہ (۷۸۶ھ) فرماتے ہیں:

إِنْ قُلْتَ : كَيْفَ شُرِعَ؟، قُلْتُ : بِاجْتِهَادِ عُثْمَانَ وَمُوَافَقَةِ سَائِرِ الصَّحَابَةِ لَهُ بِالسُّكُوتِ وَعَدَمِ الْإِنْكَارِ فَصَارَ إِجْمَاعًا سُكُوتِيًّا .

''اگر آپ کہیں کہ یہ (پہلی اذان) کیسے شرعی اذان ہوئی؟ تو میں کہتا ہوں کہ اس طرح کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اجتہاد کیا، باقی صحابہ کرام نے سکوت اختیار کی اور اس عمل پر نکیر نہیں کی، تو یوں یہ اجماع سکوتی ہوگیا۔''

(الكواكب الدّراري في شرح صحيح البخاري : 27/6)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

اَلْأَذَانُ الْأَوَّلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِدْعَةٌ .

''جمعہ والے دن پہلی اذان بدعت ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 5437، 5441، وسندهٗ صحيحٌ)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو لغوی اعتبار سے بدعت کہا، نہ کہ شرعی اعتبار سے۔

(سوال): عقیدہ تناسخ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

(جواب): عقیدہ تناسخ بالاتفاق کفر ہے۔ اس میں بعث اور آخرت کا انکار ہے۔

۞ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْأَرْوَاحَ تُنْقَلُ إِلٰى أَجْسَادٍ أُخَرَ فَهُوَ قَوْلُ أَصْحَابِ التَّنَاسُخِ، وَهُوَ كُفْرٌ عِنْدَ جَمِيعِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ.

''جولوگ یہ کہتے ہیں کہ روحیں (نکلنے کے بعد) دوسرے اجسام میں منتقل ہو جاتی ہیں، تو یہ عقیدۂ تناسخ رکھنے والوں کا نظریہ ہے، تمام مسلمانوں کے نزدیک یہ کفر ہے۔''

(المُحلّٰی بالآثار :45/1)

۞ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

هٰؤُلَاءِ لَا خِلَافَ فِي كُفْرِهِمْ.

''عقیدۂ تناسخ رکھنے والوں کے کفر میں کوئی اختلاف نہیں۔''

(الصّارم المَسلول، ص 586)

۞ علامہ جرجانی رحمہ اللہ ''تناسخ'' کی تعریف میں لکھتے ہیں:

عِبَارَةٌ عَنْ تَعَلُّقِ الرُّوحِ بِالْبَدَنِ بَعْدَ الْمُفَارَقَةِ مِنْ بَدَنٍ آخَرَ، مِنْ غَيْرِ تَخَلُّلِ زَمَانٍ بَيْنَ التَّعَلُّقَيْنِ، لِلتَّعَشُّقِ الذَّاتِيِّ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ. چيك

''تناسخ سے مراد ہے: روح کا (جسم سے) نکل جانے کے بعد ایک بدن سے دوسرے بدن کے ساتھ جڑ جانا، ان دونوں تعلقات میں کوئی وقت فاصلہ نہ

ہو، کیونکہ روح اور جسم کے درمیان ذاتی مانوسیت ہوتی ہے۔“

(التّعریفات، ص 68)

❁ علامہ سمین حلبی رحمہ اللہ (۷۵۶ھ) فرماتے ہیں:

اَلتَّنَاسُخِيَّةُ قَوْمٌ يَزْعُمُونَ أَنْ لَّا بَعْثَ وَلَا نُشُورَ، بِنَاءً عَلٰى مَذْهَبِهِمُ الْفَاسِدِ، وَأَنَّ هٰذِهِ الْأَرْوَاحَ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ جَسَدٍ حَلَّتْ فِي جَسَدٍ آخَرَ، بِحَسْبِ خَيْرِيَّتِهٖ وَشَرِّيَّتِهٖ؛ فَإِنْ كَانَ خَيْرًا حَلَّتْ فِي جَسَدٍ صَالِحٍ وَصُورَةٍ حَسَنَةٍ، وَإِلَّا فَفِي أَقْبَحِ صُورَةٍ، فَرُوحُ زَيْدٍ أَنْ تَحُلَّ فِي مِثْلِهٖ، أَوْ كَلْبٍ أَوْ ذُبَابَةٍ، أَوْ زُنْبُورٍ، وَكَذَا رُوحُ الزُّنْبُورِ، وَيَذْكُرُونَ عَلٰى ذٰلِكَ أَدِلَّةً بَاطِلَةً، وَحُجَجًا دَاحِضَةً، يُمَوِّهُونَ بِهَا عَلٰى ضَعْفِهِمْ، نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِمَّا خَالَفَ مَا جَاءَ تْ بِهٖ أَصْحَابُ الشَّرَائِعِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ.

”عقیدہ تناسخ کے قائلین اپنے فاسد عقیدے کی بنا پر کہتے ہیں کہ (مرنے کے بعد) دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا، نیز کہتے ہیں کہ یہ روحیں جب ایک جسم سے نکلتی ہیں، تو اپنے اچھے یا برے ہونے کے اعتبار سے دوسرے جسم میں داخل ہو جاتی ہیں۔ اگر روح اچھی ہو، تو اچھے جسم اور خوبصورت صورت میں داخل ہوتی ہے اور اگر بری ہو، تو بری صورت میں داخل ہوتی ہے۔ مثلاً زید کی روح (نکلنے کے بعد) اسی جیسے انسان، کتے، مکھی یا بھڑ میں داخل ہوتی ہے، اسی

طرح بھڑ کی روح کا معاملہ ہے۔عقیدہ تناسخ کے قائلین اپنے اس عقیدہ پر باطل دلائل پیش کرتے ہیں اوران کے ذریعے اپنی کمزوری پر پردہ ڈالتے ہیں۔ہم انبیائے کرام علیہم السلام کی شریعت کی مخالفت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔''

(عُمدة الحُفّاظ في تفسير أشرف الألفاظ : 170/4)

ہندوں وغیرہ کا اعتقاد ہے کہ جب انسان مرتا ہے،تو اس کی روح کسی دوسرے جسم میں منتقل ہوجاتی ہے۔

۞ قاضی بیضاوی رحمہ اللہ (۶۸۵ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّهٗ عَقِيدَةُ أَكْثَرِ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ .

''یہ اکثر بت پرستوں کا عقیدہ ہے۔''

(تفسير البيضاوي : 108/5)

۞ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ﴾(البقرة : ۲۴۳)

''(اے نبی!) کیا آپ انہیں نہیں جانتے، جو اپنے گھروں سے موت کے ڈر سے ہزاروں کی تعداد میں نکلے تھے،اللہ تعالیٰ نے انہیں کہا: مر جاؤ، پھر انہیں زندہ کر دیا۔''

۞ علامہ ابوبکر جصاص رحمہ اللہ (۳۷۰ھ) فرماتے ہیں:

فِي هٰذِهِ الْآيَةِ دَلَالَةٌ عَلٰى بُطْلَانِ قَوْلِ مَنْ أَنْكَرَ عَذَابَ الْقَبْرِ وَزَعَمَ أَنَّهٗ مِنَ الْقَوْلِ بِالتَّنَاسُخِ، لِأَنَّ اللّٰهَ أَخْبَرَ أَنَّهٗ أَمَاتَ هٰؤُلَاءِ

الْقَوْمَ ثُمَّ أَحْيَاهُمْ، فَكَذٰلِكَ يُحْيِيهِمْ فِي الْقَبْرِ وَيُعَذِّبُهُمْ إِذَا اسْتَحَقُّوا ذٰلِكَ.

''اس آیت میں ان لوگوں کا رد ہے، جو عذاب قبر کا انکار کرتے ہیں اور اسے عقیدہ تناسخ میں سے خیال کرتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ اللہ نے ان لوگوں کو مارا، پھر زندہ کر دیا، تو اسی طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کو قبر میں زندہ کرتا ہے اور اگر وہ عذاب کا مستحق ہوں، تو انہیں عذاب دیتا ہے۔''

(أحکام القرآن: 547/1)

شہدا کی روحین جنت میں سبز پرندوں کے پوٹوں میں ہوتی ہیں، جو پرندے اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے لٹکی قندیلوں میں بسیرا کرتے ہیں۔ وہ روحیں کہتی ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں ہمارے جسموں میں لوٹا دے، تاکہ ہم دوبارہ تیری راہ میں قربان ہو جائیں۔

❀ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قَالُوا: يَا رَبِّ، نُرِيدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى.

''شہداء کہتے ہیں: ہمارے رب! ہم چاہتے ہیں کہ ہماری روحیں دوبارہ ہمارے جسموں میں لوٹا دی جائیں تاکہ ہم (قتال کریں اور) ایک بار پھر تیری راہ میں شہید ہو جائیں۔''

(صحیح مسلم: 1887)

❀ اس روایت کے تحت علامہ ابو العباس قرطبی رحمہ اللہ (٦٥٦ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ رَدٌّ عَلَى التَّنَاسُخِيَّةِ، وَأَنَّ أَجْوَافَ الطَّيْرِ لَيْسَتْ أَجْسَادًا لَّهَا،

وَإِنَّمَا هِيَ مُودَّعَةٌ فِيهَا عَلٰى سَبِيلِ الْحِفْظِ وَالصِّيَانَةِ وَالْإِكْرَامِ .

''اس حدیث میں عقیدۂ تناسخ کے حاملین کا رد ہے، نیز یہ ذکر ہے کہ پرندوں کے پیٹ روحوں کے جسم نہیں ہیں، بلکہ ان میں روحیں صرف حفظ وصیانت اور اکرام وشرف کے لیے رکھی گئی ہیں۔''

(المُفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم : 719/3)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) نقل کرتے ہیں:

قَالَ الْقَاضِي : وَقَدْ تَعَلَّقَ بِحَدِيثِنَا هٰذَا وَشِبْهِهٖ بَعْضُ الْمَلَاحِدَةِ الْقَائِلِينَ بِالتَّنَاسُخِ وَانْتِقَالِ الْأَرْوَاحِ وَتَنْعِيمِهَا فِي الصُّوَرِ الْحِسَانِ الْمُرَفَّهَةِ وَتَعْذِيبِهَا فِي الصُّوَرِ الْقَبِيحَةِ الْمُسَخَّرَةِ وَزَعَمُوا أَنَّ هٰذَا هُوَ الثَّوَابُ وَالْعِقَابُ وَهٰذَا ضَلَالٌ بَيِّنٌ وَإِبْطَالٌ لِمَا جَاءَ تْ بِهِ الشَّرَائِعُ مِنَ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ .

''قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس اور اس جیسی دیگر احادیث سے بعض ملحدین دلیل لیتے ہیں، جو تناسخ کا عقیدہ رکھتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ روحیں (ایک جسم سے دوسرے میں) منتقل ہوتی ہیں، ان کو نعمتیں اس طرح ملتی ہیں کہ انہیں خوبصورت اور آسودہ حال صورت میں داخل کر دیا جاتا ہے اور عذاب کی صورت یہ ہے کہ انہیں قبیح اور بدحال صورت میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہی روح کا ثواب اور سزا ہے۔ یہ واضح گمراہی اور تمام شریعتوں کا انکار ہے، جن میں حشر، دوبارہ زندہ کیے جانے، جنت اور جہنم کا اثبات ہے۔''

(شرح النّووي : 33/13، مرقاة المَفاتيح للملا علي القاري : 2465/6)

❁ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يُرْجِعَهَا اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِلٰى جَسَدِهٖ يَوْمَ يَبْعَثُهٗ .

''مومن کی روح پرندے (کے پوٹ میں ہوتی) ہے، جو جنت کے درختوں میں رہتے ہیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے اس کے جسم میں لوٹا دے گا۔''

(مسند الإمام أحمد : 15786، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ علامہ ابوالعباس قرطبی رحمہ اللہ (۶۵۶ھ) فرماتے ہیں:

''تناسخ ارواح کا عقیدہ شرعی تعلیمات اور اجماع امت کے مخالف ہے۔ یہ عقیدہ رکھنے والا قطعی طور پر کافر ہے، کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی کی امور آخرت اور اس کے تفصیلی احوال کے متعلق یقینی خبر کا انکار کیا ہے۔ جبکہ یہ عقیدہ کچھ بھی نہیں ہے، پس تناسخ اور اس کا عقیدہ (شرعاً) باطل ہیں اور عقلاً محال ہیں۔''

(المُفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم : 718/3)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ أَوْ لَا يَخْشٰى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ قَبْلَ الْإِمَامِ، أَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ رَأْسَ حِمَارٍ، أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ صُورَتَهٗ صُورَةَ حِمَارٍ .

''کیا آپ میں سے کسی کو اس بات سے ڈر نہیں لگتا کہ امام سے پہلے سر اٹھانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر سے یا اس کے چہرے کو گدھے

کے چہرے سے تبدیل کر دے!!''

(صحیح البخاري : 691، صحیح مسلم : 427)

۞ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں:

قَالَ ابْنُ بَزِيزَةَ : اسْتَدَلَّ بِظَاهِرِهِ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ عَلٰى جَوَازِ التَّنَاسُخِ قُلْتُ : وَهُوَ مَذْهَبٌ رَدِيءٌ مَبْنِيٌّ عَلٰى دَعَاوٰى بِغَيْرِ بُرْهَانٍ .

''علامہ ابن بزیزہ رحمہ اللہ کہتے ہیں : اس حدیث کے ظاہر سے کچھ بے عقل لوگوں نے عقیدہ تناسخ پر استدلال کیا ہے۔ میں کہتا ہوں: یہ ردی مذہب ہے، جو بے دلیل دعووں پر مبنی ہے۔''

(فتح الباري : 184/2)

بعض اعمال کی وجہ سے بعض لوگوں کا مسخ ممکن ہے، لیکن اس کا تناسخ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

۞ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) فرماتے ہیں:

قَالَتْ فِرْقَةٌ : مُسْتَقَرُّهَا بَعْدَ الْمَوْتِ أَبْدَانٌ أُخَرُ تُنَاسِبُ أَخْلَاقَهَا وَصِفَاتِهَا الَّتِي اكْتَسَبَتْهَا فِي حَالِ حَيَاتِهَا، فَتَصِيرُ كُلُّ رُوحٍ إِلٰى بَدَنِ حَيَوَانٍ يُشَاكِلُ تِلْكَ الرُّوحَ! وَهٰذَا قَوْلُ التَّنَاسُخِيَّةِ مُنْكِرِي الْمَعَادِ، وَهُوَ قَوْلٌ خَارِجٌ عَنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ كُلِّهِمْ .

''ایک گروہ کا عقیدہ ہے کہ موت کے بعد روحوں کا ٹھکانہ دوسرے بدن ہوتے ہیں، جو روحوں کے ان صفات اور عادات سے مناسبت رکھتے ہیں، جنہیں وہ اپنی زندگی میں کسب کرتی رہی ہیں، پھر ہر روح کسی ایسے حیوان کے بدن میں

داخل ہو جاتی ہے، جو اس روح کے مناسب ہوتا ہے۔ یہ عقیدہ تناسخ رکھنے والوں کا نظریہ ہے، یہ قیامت کے منکر ہیں، یہ عقیدہ تمام مسلمانوں کے (عقائد کے) منافی ہے۔''

(شرح العقيدة الطّحاوية، ص 402)

شبہات کا ازالہ:

① اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ﴾(الأعراف : ٤٠)

''بلاشبہ جنہوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی اور ان سے تکبر کیا، ان کے لیے آسمان کی دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ کبھی بھی جنت میں داخل نہ ہوں گے، یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے داخل ہو جائے، ہم مجرموں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔''

✿ علامہ فخر رازی رحمہ اللہ (٦٠٦ھ) فرماتے ہیں:

الْقَائِلُونَ بِالتَّنَاسُخِ احْتَجُّوا بِهٰذِهِ الْآيَةِ فَقَالُوا : إِنَّ الْأَرْوَاحَ الَّتِي كَانَتْ فِي أَجْسَادِ الْبَشَرِ لَمَّا عَصَتْ وَأَذْنَبَتْ فَإِنَّهَا بَعْدَ مَوْتِ الْأَبْدَانِ تُرَدُّ مِنْ بَدَنٍ إِلٰى بَدَنٍ وَلَا تَزَالُ تَبْقٰى فِي التَّعْذِيبِ حَتّٰى أَنَّهَا تَنْتَقِلُ مِنْ بَدَنِ الْجَمَلِ إِلٰى بَدَنِ الدُّودَةِ الَّتِي تَنْفُذُ

فِي سَمِّ الْخِيَاطِ فَحِينَئِذٍ تَصِيرُ مُطَهَّرَةً عَنْ تِلْكَ الذُّنُوبِ وَالْمَعَاصِي وَحِينَئِذٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَتَصِلُ إِلَى السَّعَادَةِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْقَوْلَ بِالتَّنَاسُخِ بَاطِلٌ وَهٰذَا الْاِسْتِدْلَالُ ضَعِيفٌ .

''تناسخ کے قائلین اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں: انسانوں کے اجسام میں موجود وہ روحیں، جو نافرمانی اور گناہ کرتی رہیں، مرنے کے بعد انہیں ایک بدن سے دوسرے بدن میں منتقل کر دیا جاتا ہے، وہ لگاتار یہی عذاب جھیلتی رہتی ہیں، یہاں تک کہ انہیں اونٹ کے جسم سے کیڑے کے جسم میں منتقل کر دیا جاتا ہے، وہ کیڑا سوئی کے ناکہ سے گزر جائے گا، تب یہ روح گناہوں اور نافرمانی سے پاک ہو جائے گی، پھر جنت میں داخل ہو جائے گی اور سعادت حاصل کر لے گی۔ یاد رہے کہ عقیدہ تناسخ باطل ہے اور یہ استدلال بودا ہے۔''

(تفسير الرّازي : 241/14)

② اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ﴾

(الشّوریٰ : 30)

''تمہیں جو بھی مصیبت پہنچتی ہے، وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے اور بہت سے گناہوں سے اللہ درگزر کر دیتا ہے۔''

۞ علامہ سمعانی رحمہ اللہ (۴۸۹ھ) فرماتے ہیں:

تَعَلَّقَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ بَعْضُ مَنْ يَقُولُ بِالتَّنَاسُخِ، وَقَالَ : إِنَّا نَرَى الْبَلَاءَ

يُصِيبُ الْأَطْفَالَ وَلَمْ يَكُنْ مِنْهُم ذَنْبٌ، فَدَلَّ أَنَّهُ سَبَقَ مِنْهُمْ ذُنُوبٌ مِنْ قَبْلُ وَعُوقِبُوا بِهَا .

''عقیدہ تناسخ کے ایک قائل نے اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ بچوں پر مصائب آتی ہیں، جبکہ ان کا تو کوئی گناہ بھی نہیں ہوتا، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان بچوں کے اس سے پہلے کے کچھ گناہ موجود ہیں، جن پر انہیں سزا دی جا رہی ہے۔''

(تفسير السّمعاني : 78/5)

ہر مصیبت اور پریشانی گناہوں کی وجہ سے نہیں ہوتی، انبیائے کرام اور صلحا پر جو مصائب آئی ہیں، وہ گناہوں کے سبب نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں درجات کی معراج پر پہنچانا چاہتا ہے، کہ جسے اعمال سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

یہی معاملہ بچوں کا ہے۔ بچوں پر آنے والی مصائب والدین کے لیے تکلیف دہ ہوتی ہیں، جن پر صبر اُن کے لیے گناہوں کا کفارہ اور درجات کی بلندی کا موجب ہے۔

❁ علامہ شاطبی رحمہ اللہ (۷۹۰ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ نَظَرَ إِلٰى طُرُقِ أَهْلِ الْبِدَعِ فِي الِاسْتِدْلَالِ؛ عَرَفَ أَنَّهَا لَا تَنْضَبِطُ؛ لِأَنَّهَا سَيَّالَةٌ لَا تَقِفُ عِنْدَ حَدٍّ، وَعَلٰى كُلِّ وَجْهٍ يَصِحُّ لِكُلِّ زَائِغٍ وَكَافِرٍ أَنْ يَسْتَدِلَّ عَلٰى زَيْغِهِ وَكُفْرِهِ حَتّٰى يَنْسِبَ النِّحْلَةَ الَّتِي الْتَزَمَهَا إِلَى الشَّرِيعَةِ، فَقَدْ رَأَيْنَا وَسَمِعْنَا عَنْ بَعْضِ الْكُفَّارِ أَنَّهُ اسْتَدَلَّ عَلٰى كُفْرِهِ بِآيَاتِ الْقُرْآنِ، كَمَا

اسْتَدَلَّ بَعْضُ النَّصَارٰى عَلٰى تَشْرِيكِ عِيسٰى بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى : ﴿وَكَلِمَتُهٗ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ﴾(النّساء : ١٧١) وَاسْتَدَلَّ عَلٰى أَنَّ الْكَفَّارَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ بِإِطْلَاقِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى : ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارٰى وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾(البقرة : ٦٢)، الْآيَةَ، وَاسْتَدَلَّ بَعْضُ الْيَهُودِ عَلٰى تَفْضِيلِهِمْ عَلَيْنَا بِقَوْلِهٖ سُبْحَانَهٗ : ﴿اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ﴾(البقرة : ٤٢) وَبَعْضُ الْحُلُولِيَّةِ اسْتَدَلَّ عَلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى : ﴿وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي﴾(الحجر : ٢٩) وَالتَّنَاسُخِيُّ اسْتَدَلَّ بِقَوْلِهٖ : ﴿فِي أَيِّ صُورَةٍ مَا شَاءَ رَكَّبَكَ﴾(الانفطار : ٨) وَكَذٰلِكَ كُلُّ مَنِ اتَّبَعَ الْمُتَشَابِهَاتِ، أَوْ حَرَّفَ الْمَنَاطَاتِ، أَوْ حَمَّلَ الْآيَاتِ مَا لَا تَحْمَلُهٗ عِنْدَ السَّلَفِ الصَّالِحِ، أَوْ تَمَسَّكَ بِالْأَحَادِيثِ الْوَاهِيَةِ، أَوْ أَخَذَ الْأَدِلَّةَ بِبَادِيَ الرَّأْيِ، لَهُ أَنْ يَسْتَدِلَّ عَلٰى كُلِّ فِعْلٍ أَوْ قَوْلٍ أَوِ اعْتِقَادٍ وَافَقَ غَرَضَهٗ بِآيَةٍ أَوْ حَدِيثٍ لَا يَفُوزُ بِذٰلِكَ أَصْلًا .

''جو اہل بدعت کے طریقہ استدلال کو بغور دیکھے، وہ جان جائے گا کہ ان کا کوئی قانون ضابطہ نہیں ہے، کیونکہ یہ سیلاب کی طرح بہتے جاتے ہیں اور کسی کنارے پر رکنے کا نام نہیں لیتے۔ یوں ہر گمراہ اور کافر کے لیے بھی درست

ہے کہ وہ اپنی گمراہی اور کفر پر استدلال کرے اور اپنی اختیار کردہ رائے کو شریعت کی طرف منسوب کر دے۔ ہم نے بعض کفار کو دیکھا اور سنا ہے، وہ اپنے کفر پر قرآنی آیات سے استدلال کرتے ہیں، مثلاً بعض عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ کی اُلوہیت میں شریک ہونے پر اس فرمان باری تعالیٰ سے استدلال کرتے ہیں: ﴿وَكَلِمَتُهٗ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ﴾ (النّساء : ١٧١) ''عیسیٰ اللہ کا کلمہ ہیں، جو اس نے مریم کی طرف القا کیا اور اس کی طرف سے روح ہیں۔'' نیز یہ کہ کفار بھی جنت میں جائیں گے، اس پر اس فرمان باری تعالیٰ سے استدلال کیا ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارٰى وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ......﴾ (البقرة : ٦٢) ''بے شک جو مومن ہوں، یہودی ہوں، عیسائی ہوں یا صابی ہوں، جو بھی اللہ اور روز آخرت پر ایمان لایا......'' یہودی خود کو ہم امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے افضل سمجھتے ہیں، اس پر بطور دلیل یہ فرمان الٰہی پیش کرتے ہیں: ﴿اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ﴾ (البقرة : ٤٢) ''میری اس نعمت کو یاد کرو، جو میں نے تم پر کی اور میں نے تم کو تمام جہانوں پر فضیلت دی۔'' عقیدہ حلول کا عقیدہ رکھنے والے بعض اس آیت سے استدلال کرتے ہیں: ﴿وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي﴾ (الحجر : ٢٩) ''میں نے اس (آدم) میں اپنی روح پھونکی۔'' تناسخ ارواح کا عقیدہ رکھنے والا اس فرمان سے استدلال کرتا ہے: ﴿فِي أَيِّ صُورَةٍ مَا شَاءَ رَكَّبَكَ﴾

(الانفطار : ۸) ''جس صورت میں اس نے چاہا، تجھے جوڑ دیا۔'' اسی طرح ہر وہ شخص، جو خواہشات کا اتباع کرتا ہے یا احکامات کی علتوں کو بدل دیتا ہے یا آیات پر وہ معانی ومطالب چڑھا دیتا ہے، جو معانی ومفاہیم سلف صالحین کے ہاں ان آیات سے مراد نہیں یا ضعیف احادیث سے دلیل پکڑتا ہے یا کمزور فہم سے دلائل اخذ کرتا ہے۔ ان میں سے ہر شخص اپنے من پسند فعل، قول یا عقیدے پر آیت یا حدیث سے استدلال کرتا ہے، ایسا کرنے سے وہ قطعاً سرخرو نہیں ہوگا۔'' (الاعتصام :363/1)

لمحہ فکریہ:

پوری انسانیت کے نام یہ پیغام ہے کہ اللہ رب العالمین پر ایمان لے آئیں، یہ دنیا کی زندگی بہت جلد ختم ہونے والی ہے۔ ہم نے اپنے کیے کا اللہ کے سامنے جواب دینا ہے۔ جنت میں جانے کے لیے نبی کریم ﷺ پر ایمان لانا ضروری ہے، ورنہ جہنم ٹھکانا ہوگا۔ جس کی آگ دنیا کی آگ سے ستر گنا زیادہ سخت ہے، جو وجود کو ہمیشہ جلاتی رہے گی۔ اگر اتنی ہمت ہے، تو خیر، ورنہ ایمان ضروری ہے۔

شریعت کے معارض ومتصادم عقائد واعمال چھوڑ دیں، اپنے آپ کو اسلام کے سپرد کر دیں، اسلام ہمارا محسن ہے اور فطری دین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عقل اس لیے دی ہے کہ اس کے پیغمبروں پر ایمان لایا جائے، اس کی وحی کی پیروی کی جائے، نہ کہ اس لیے کہ اس عقل نارسا سے شریعت کا رد کیا جائے۔ اگر عقل ہی اصل ہے، تو انبیائے کرام علیہم السلام کو کیوں مبعوث کیا گیا؟ عقل سلیم وہ ہے، جو وحی کے سامنے جھک جاتی ہے، عقل سقیم وہ ہے، جو وحی سے معارضہ کرتی ہے۔ انسان کا دنیا میں آنے کا مقصد اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت ہے، وہ

عبادت اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ طریقہ کے مطابق کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ طریقہ وہ ہے، جو نبی کریم ﷺ کے ذریعے ہم تک پہنچا۔ وہ قرآن وحدیث میں ثابت ہے۔

قرآن وحدیث میں عافیت ہے، یہی حق ہے، اس کے علاوہ باطل ہے۔

یکم، جون، ۲۰۲۰ء